از عدالتِ عظمیٰ

راج کمار بند لیش

بنام

سٹیٹ آف ہریانہ ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 29 فروری، 1996

[کے راماسوامی، ایس صغیر احمد اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950: آرٹیکل 233۔

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ وسیشن ججز۔کی تقرری۔کے لیے طریقہ کار ہریانہ ہائر جوڈیشل سروس۔بار کے اراکین کا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کے طور پر انتخاب۔موجودہ ججوں میں سے کسی ایک کے داماد کا انتخاب۔جج انتخاب میں حصہ نہیں لے رہے ہیں۔ تقرری کو چیلنج کرنے والی رٹ۔ قرار پایا کہ گیا کہ دی گئی مخصوص طریقہ کار کے پیش نظر، زیر بحث تقرری کو نفی نہیں کیا جاسکتا۔چونکہ تقرری کو طویل مدت گزر چکی ہے، اس لیے پہلے سے کی گئی انتخابی کارروائی کو غیر مستحکم کرنا مناسب قرار نہیں دیا گیا۔دوسری صورت میں بھی تقرری میں کوئی ٹھوس غیر قانونی حیثیت نہیں پائی گئی۔۔تقرری کو چیلنج کرنے والی رٹ کو خارج کر دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالتی نظم و ضبط-جج-طرز عمل اور درستگی کے سخت معیارات کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

سی روی چندرن آئیر بنام جسٹس اے ایم بھٹاچارجی و دیگراں، [1995] 5 ایس سی سی 457، حوالہ دیا گیا۔

بنیادی دیوانی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (دیوانی) نمبر 68، سال 1990۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست گزاروں کے لیے رویندر رابانا۔

ریاست کے لیے آئی ایس گوئل اور مس اندو ملہوترا۔

مدعاعلیہ نمبر 2 اور 5 کے لیے مہابیر سنگھ، سنیل گپتا اور پی این پوری

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

دونوں طرف کے وکلاء کو سنا گیا۔

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ رٹ پٹیشن ہریانہ ہائر جوڈیشل سروس کے تحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کے طور پر بار کے تین براہ راست بھرتی اراکین کے انتخاب سے متعلق ہے۔ مہندر سنگھ سلر، ایس کے سردانا اور نواب سنگھ کو عدالت عالیہ کی فل کورٹ نے سلیکشن کمیٹی کے طور پر منتخب کیا تھا۔ انہیں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کی سفارش پر ہریانہ کے گورنر نے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کے طور پر مقرر کیا تھا۔ 20 اپریل 1989 اور 21 اپریل 1989 کے درمیان ہونے والے انٹرویو کے لیے حاضر ہونے والے 65 امیدواروں میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے مذکورہ تین امیدواروں کا انتخاب عدالت عالیہ نے کیا۔ ہمیں مطلع کیا گیا ہے اور یہ متنازعہ نہیں ہے کہ پوری عدالت عالیہ انتخابی کمیٹی کے طور پر بیٹھی، امیدواروں کا انٹرویو کیا اور آئین کے آرٹیکل 233 کے تحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کے طور پر تقرری کے لیے تین امیدواروں کی سفارش کی۔ موجودہ ججوں میں سے ایک کے داماد کا انتخاب کیا گیا۔ فاضل جج نے انتخاب کے عمل میں حصہ نہیں لیا۔ آئین کے آرٹیکل 233 کے تحت، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی تقرری ریاست کے گورنر کے ذریعے مذکورہ ریاست کے سلسلے میں دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے عدالت عالیہ کی مشاورت سے کی جاتی ہے۔ لہذا، تمام ریاستوں میں یہ طے شدہ عمل ہے کہ متعلقہ عدالت عالیہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں کے طور پر تقرری کے لیے بار کے اراکین کے انتخاب میں دائرہ اختیار اور اختیار کا استعمال کرتی ہے اور اسی کے مطابق گورنر کو سفارشات پیش کی جاتی ہیں، جو مناسب تعمیل پر انہیں اس طرح مقرر کرتا ہے۔

اس درخواست گزار کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ اس عدالت کی طرف سے سی روی چندرن آئیر بنام جسٹس اے ایم بھٹاچارجی و دیگراں، [1995] 5 ایس سی سی 457 میں پیراگراف 21 سے 23 میں طے شدہ قانون کے پیش نظر اب یہ طے شدہ قانون ہے کہ عدالت عالیہ کے جج پر سخت معیارِ اخلاق و دیانت داری کی پابندی لازم ہے۔ ہم اس کی منظوری دیتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ اس کی تنظیم نو کی ضرورت نہیں ہے۔ ہائر جوڈیشل سروس میں انتخاب کے خواہاں امیدوار عام طور پر سروس سے عدالت عالیہ کے ججوں کے طور پر تقرری کے لیے ملامت کے امیدواروں سے فراہم کنندہ ذرائع ہوتے ہیں۔ عدالت عالیہ کو اس طریقہ کار کو اپنانے کی ضرورت ہے جو مذکورہ مقاصد کے حصول کے لیے سازگار ہو۔ درخواست گزار کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ عدالت عالیہ نے امیدواروں کے انتخاب میں کوئی اصول نہیں اپنایا تھا۔ لہذا، ایک ایسا طریقہ کار جو مذکورہ موضوع کے حصول کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے ساز گار ہو، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں کے طور پر تقرری کے لیے بار کے اراکین کے انتخاب میں اپنانے کی ضرورت ہے۔عدالت عالیہ کے رجسٹرار کی طرف سے دائر جوابی حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ کے رجسٹرار کو اٹھارہ وکلاء کی شکایت موصول ہونے کے بعد، امیدواروں کے انتخاب کے لیے ایک قطعی طریقہ کار اپنانے کی خواہش پر غور کرنے کے لیے ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔اس کے مطابق دیگر تمام عدالت عالیہان سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ جان لیں کہ انہوں نے کیا طریقہ کار اپنایا ہے اور اس پر عمل کر رہے ہیں۔ذیلی کمیٹی نے معلومات حاصل کرنے کے بعد اس سوال پر غور کیا اور اس سلسلے میں عمل کرنے کے طریقہ کار کی سفارش کی۔مکمل عدالت نے اس کی سفارش پر غور کیا تھا اور فیصلہ کیا تھا کہ مستقبل میں بار کے اراکین کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں کے طور پر بھرتی کرنے میں ذیلی کمیٹی کے تجویز کردہ طریقہ کار پر عمل کیا جائے گا۔زیر بحث انتخاب کو اس بنیاد پر صفر پر مقرر نہیں کیا جا سکا۔عدالت عالیہ کی طرف سے اپنائے گئے مذکورہ طریقہ کار کے پیش نظر، ہمیں نہیں لگتا کہ بار کے اراکین کا انتخاب کرنے اور آرٹیکل 233 کے تحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کے طور پر تقرری کی سفارش کرنے میں مستقبل میں کوئی دشواری ہو گی۔اس حقیقت کے پیش نظر کہ انتخاب کیا گیا تھا اور جواب دہندگان کو بہت پہلے 1989 میں مقرر کیا گیا تھا اور تب سے وہ عہدے پر برقرار ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ان کے پہلے سے کیے گئے انتخاب کو بے چین کرنا مناسب معاملہ نہیں ہے۔دوسری صورت میں بھی، ہمیں مذکورہ تین جواب دہندگان کے انتخاب اور سفارش میں اور انہیں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کے طور پر مقرر کرنے میں گورنر کی قبولیت میں کوئی ٹھوس غیر قانونی حیثیت نظر نہیں آتی۔

اس کے مطابق رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document